ازافادات حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

ضبط وترتیب ادارہ الحق
جلسہ دستاربندی سلسلہ ۱

اہل السنّت والجماعت

کتاب وسنّت کی روشنی میں

دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ دستاربندی میں کی گئی تقریر کی آخری قسط

گذشتہ سے پیوستہ

تو شاہ ولی اللہ نے ولیمکنن لھم دینھم سے استدلال کیا کہ خلافت راشدہ میں جو بھی طے پاگیا وہ دین اور خدا کے نزدیک پسندیدہ ہوگا۔ اس سے انحراف دین سے انحراف ہوگا۔ اور ائمہ فقہاء اور متکلمین نے دلیل یہ بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مشہور ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی۔ آپ نے خبر دی تھی کہ میرے بعد اختلاف ہوگا۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب اختلاف پیش آوے تو ہمیں کیا حکم ہے۔؟ تو فرمایا: علیکم بسنتی۔ لازم پکڑنا میری سنّت کو۔ اور وسنۃ الخلفاء الراشدین۔ اور خلفاء راشدین کی سنّت کو لازم پکڑنا۔ دونوں ایک علیکم کے تحت میں آرہا ہے۔ یہ ایسا ہوگیا کہ اطیعوا اللہ والرسول اور آمنوا باللہ ورسولہ۔ جب آمنو کے تحت میں اللہ کا ذکر کیا گیا اور رسول کا تو قاعدہ یہ ہے عربیّت کا اور نحو کا، کہ معطوف اور معطوف علیہ دونوں کا حکم ایک ہوتا ہے تو ایمان اللہ پر بھی فرض ہے اور رسول پر بھی فرض ہے۔ اب کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ رسول تو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں اور مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ خالق ہے، تو یہ الگ مسئلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ پیغمبر ہیں، مرتبے کا مسئلہ الگ رہا۔ مگر ایمان دونوں پر فرض ہے۔ ایمان کے اندر دونوں شریک ہیں (معطوف معطوف علیہ) تو علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔ علیکم کے معنی لازم پکڑو اور عمل کرو۔۔۔ تو

سنتی اور سنت خلفاء راشدین دونوں پر عمل کرنا واجب ہوگا۔ علیکم کے تحت میں دونوں داخل ہیں اگرچہ نبی کریم کے مرتبہ اور خلفاء راشدین کے مرتبے میں زمین و آسمان کا فرق ہو لیکن حکم میں ایک ہی ہیں۔ کوئی یہ کہنے لگے کہ میرے لئے خلفاء راشدین کی اتباع ضروری نہیں تو یہ حدیث کے خلاف ہوگا۔ اور قاعدہ یہ ہے عربیت کا کہ جب حکم لگایا جائے کسی مشتق پر تو اوصاف میں علیت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ تو علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی میں خلفاء کا لفظ ہے، دوسرا لفظ راشدین کا اور مہدیین کا تیسرا اور من بعدی چوتھا لفظ۔ یہ چاروں الفاظ دلیل کے طور پر بیان ہوئے۔ خلفاء کے معنی کہ نبی کے قائمقام ہوں گے تو عقل تقاضا یہ ہے اور دین کا تقاضا کہ جو نبی کا قائمقام ہوگا اس کا حکم واجب الاتباع ہوگا ـــ اور واجب العمل ـــ تو خلفاء کے لفظ میں دلیل ایک بتلا دی گئی اور راشدین دوسرا لفظ ہے راشدین راشد کی جمع ہے، راشد کے معنی جو ٹھیک راستہ پر جا رہا ہو۔ قرآن کے اندر ایک جگہ اجمال ہوتا ہے تو دوسری جگہ تفصیل ہوتی ہے۔ راشدین کے معنی میں دوسری جگہ سے عرض کئے دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں: لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم۔ یہ اللہ کے نبیؐ اگر بہت سی باتوں میں تمہاری پیروی کرتے تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔

ولکنّ اللہ حبّب الیکم الایمان۔ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کو محبوب بنا دیا ہے۔ وزیّنہ فی قلوبکم اور تمہارے دلوں میں ایمان کو خوبصورت بنا دیا ہے۔ وکرّہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان۔ اور کفر کی، فسق کی اور معصیت کی کراہت اور نفرت تمہارے دلوں میں ڈال دی۔ یہ پانچ باتیں بیان ہوئیں۔ یا تین سمجھ لو۔

اب آگے فرماتے ہیں: اولئک ھم الراشدون۔ راشد ایسے لوگ ہوا کرتے ہیں جن میں یہ باتیں پائی جائیں تو خلفاء کو جو راشد کہا گیا تو اس کا مطلب یہ ہو گیا کہ ایمان ان کو محبوب ہے، اور فسق و کفران کے ہاں قابل نفرت ہے۔ ایمان ان کو محبوب ہے اور کفران کو مبغوض ـــ تو جن کو اللہ تعالیٰ نے راشد فرمایا ہے۔ ان کا اتباع بھی عقلاً و شرعاً واجب ہے۔ تو دو صفتیں ہوگئیں۔ آگے فرمایا: مہدیین ـــ مہدی اور مہتدی میں فرق ہے۔ مہتدی کہتے ہیں کہ ہدایت یافتہ ہو۔ مہتدی باب افتعال کا اسم فاعل ہے۔ اھتداء کے معنی اپنے قدم اٹھا کر سیدھے راستہ پر چلنا۔ مہتدی وہ ہے جو سیدھے راستہ پر چلے۔ اور مہدی صیغہ اسم مفعول کا ہے۔ اس کے معنی ہے کہ جس کو خدا کی طرف سے ہدایت کی گئی ہو، تو مہتدی کا درجہ کم ہے مہدی سے:

مہدی کو ہدایت اللہ کی طرف سے القاء کی گئی۔ اسکی ہدایت کسبی نہیں بلکہ وہبی طریقہ سے۔ یہ ایسا ہے جیسے قرآن میں دو لفظ آتے ہیں ایک مخلِصین کا، ایک مخلَصین کا۔ مخلِصین وہ ہیں جو کوشش کرکے اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کریں اور خود اپنے ارادہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور مخلَص وہ ہے کہ جسکو اللہ نے اپنے ارادہ سے خالص بنا دیا ہے۔ وہ چاہے ارادہ کرے یا نہ کرے۔ اور ازالۃ الخفاء میں ایک جگہ لکھا ہے کہ فاروق اعظم جب تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، نبی کریم کے قتل کے ارادہ سے چلے اور اللہ کے نبی کو بذریعہ وحی معلوم ہوا کہ یہ عمر ایمان لانے والے ہیں اور حضورؐ نے فرمایا: اللھم ایّد الاسلام باحد العمرین۔ تو شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ عمر مرید نہیں تھا مراد تھا ـــــ عمر ارادہ کرکے نہیں جا رہا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا۔ اور فرمایا مخلِص نہیں تھا مخلَص تھا۔ اپنا ارادہ اخلاص کرکے نہیں چلا تھا بلکہ اللہ نے اس کو چن لیا تھا ـــــ تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق اس قسم کے الفاظ ہیں۔ اور قرآن میں جو انّہ من عبادنا المُخلَصین ہے۔ ابراہیم علیہ السلام ہمارے عباد مخلَصین میں سے ہیں۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جس کو اپنی طرف سے خالص بنایا ہو وہ مخلَص ہے۔ اور جسکو اپنی طرف سے ہدایت کی ہو وہ مہدی ہے ـــــ تو خلفاء راشدین مہدی کے درجہ میں نہیں تھے بلکہ مہدی ہدایت یافتہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ تو جو من جانب اللہ مہدی ہوگا تو کیا اس کا اتباع واجب نہیں ہوگا۔

آگے چوتھا لفظ "من بعدی" کا ہے۔ یہ عام ہے۔ بعدیت زمانی کیلئے بھی اور بعدیت رتبی کیلئے بھی۔ کہ جن کا رتبہ میرے بعد ہوگا ـــــ ان کا اتباع بھی کروگے ـــــ تو اہل سنت والجماعت کیلئے ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو بھی مانے اور خلفاء راشدین کے طریقہ کو بھی

یہ تو میں نے اہل سنت والجماعت کے معنی عرض کر دئیے۔ ایک مختصر سی بات اور عرض کرتا ہوں یہ جو ہمارے اسلامی اور دینی مدرسوں میں علم پڑھایا جاتا ہے اس کا کچھ مختصر سا حال ذکر کرتا ہوں۔ اس کا حال یوں سمجھئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات جو ہے وہ منبع ہے علم وحکمت کا، آپؐ کی زبان سے علم کا چشمہ جاری ہوا اور صحابہ نے اسکو لے لیا۔ صحابہ کے بعد وہ علم پہنچا تابعین کو ـــــ

اس کے بعد دوسری بات خیال میں یہ رکھئے کہ حدیث میں آیا ہے۔ ابوذر غفاریؓ کی روایت میں ہے کہ ابوذر غفاریؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کتنے پیغمبر آئے دنیا میں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا

ایک لاکھ چوبیس ہزار ۔ تو پوچھا ابوذر غفاریؓ نے یا رسول اللہ ان میں رسول کتنے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تین سو تیرہ ۔ ایک حدیث تو یہ یاد رکھئے، پھر آگے بیان کروں گا۔ اور ایک حدیث صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفاً بغیر حساب ۔ ستر ہزار میری امت کے لوگ بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے (الی آخر الحدیث) یہ تین حدیثیں سننے کے بعد ایک چوتھی حدیث اور خیال میں رکھئے ۔ العلماء ورثۃ الانبیاء کہ علماء جو ہیں انبیاء کے وارث ہیں۔ اور ایک روایت ضعیف ہے بعضوں نے موضوع اور بعضوں نے ضعیف کہا ہے ۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔ میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کے مشابہ ہیں۔ یہ روایات متفرق طور پر آپ کے سامنے عرض کر دیئے۔

اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں اور آپ نے فرمایا کہ اُوتیتُ علم الاولین والآخرین ۔ اولین و آخرین کو جو علوم عطا کئے گئے تھے ان کا مجموعہ مجھ کو عطا کیا گیا ـــــ تو مجھے خیال آیا کہ رسول کریمؐ تو تمام انبیاء کا خلاصہ لب لباب ہیں۔ جو حکمتیں اور علوم کل انبیاء کو عطا کئے گئے وہ آپ کی تنہا ذات بابرکات میں جمع کر دیئے گئے۔

آپ کے بعد درجہ ہے صحابہ کرام کا تو جنگ بدر میں تین سو تیرہ ہیں صحابہؓ ، جتنا رسولوں کا عدد ہے تین سو تیرہ۔ وہی عدد صحابہؓ کا ہو رہا ہے جنگ بدر میں اور تمام صحابہؓ و تابعین کا اتفاق ہے کہ بدریین کا درجہ صحابہؓ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ سب سے پہلا غزوہ جنگ بدر کا ہے، اس میں صحابہؓ کی تعداد ۳۱۳ ہے ۔ اس کے بعد غزوۂ تبوک میں صحابہؓ کی تعداد ستر ہزار ہے۔ حافظ عراقی نے الفیہ میں لکھا ہے۔ ع و سبعون الفاً بتبوک قد حضر ۔ ستر ہزار صحابہؓ کی جماعت غزوۂ تبوک میں تھی اور جب آپ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ تو محدثین نے یہ لکھا ہوا ہے (حافظ ابن حجر وغیرہ نے) کہ کل صحابہؓ کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تک پہنچی تو میرا گمان یہ گذرا کہ صحابہؓ نمونہ ہیں انبیاءؑ کا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار جو انبیاءؑ کا عدد ہے وہ صحابہ کا عدد ہو گیا۔ اور جو ۳۱۳ رسولوں کا عدد تھا۔ وہ بدریین کا عدد ہو گیا اور غزوۂ تبوک میں جو ستر ہزار ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ستر ہزار جنت میں بغیر حساب وکتاب داخل ہوں گے۔

اب تمام علم جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تھا وہ جذب ہو گیا صحابہ کرام میں آ کر کے ـــــ اب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نبی اٹھ گئے دنیا سے ۔ اس کے بعد صحابہؓ کا گروہ آیا اور تابعین کا گروہ بھی صحابہؓ کے ساتھ ہی ساتھ چلا ـــــ سنہ ھ میں امام ابوحنیفہؒ پیدا ہوئے۔ کہ صحابہؓ میں سے پانچ سات

باقی تھے اس وقت روئے زمین پر۔ سات آٹھ صحابہ کا ذکر کتب حدیث میں آتا ہے۔ ابو حنیفہؒ کو ان کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور تابعی کے لقب سے مشرف ہوئے۔

۱۵۰ھ جب آیا تو تقریباً صحابہؓ سب اٹھ چکے تھے اور جو اکابر تابعین تھے وہ بھی دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ اور جو اواسط تابعین تھے وہ بھی جا چکے تھے اور جو چھوٹے صغار تابعین تھے وہ باقی تھے۔ اب کیا ہوا ؟ اللہ کے نبی کا قرن گذر گیا اور صحابہؓ کا قرن گذر گیا اور تابعین کا قرن بھی گذر گیا جنہوں نے صحابہؓ کی جوتیاں اٹھائی تھیں۔ اب شریعت مکمل ہو گئی۔ کہ نبی کریم کے اقوال افعال بھی ساری امت کو پہنچ گئے۔ اور صحابہؓ کے اور خلفاء راشدین کے طریقے بھی امت کو پہنچ گئے۔ اب علم مکمل ہو چکا ہے۔ ویکھنن دیکھیں۔ اب شریعت کا علم جو تھا وہ مکمل ہو گیا ——— اب اللہ تعالیٰ کی عنایت اور توجہ ادھر ہوئی کہ یہ علم جو نبی کا ہے وہ جمع ہونا چاہیے ——— تو شریعت کے علم کی طرف اللہ کی عنایت اور توجہ مبذول ہوئی۔

——— تو شریعت دو چیزوں کا نام ہے۔ شریعت کے ایک الفاظ ہیں اور ایک معنی ہیں۔ اب قرآن ہے اس کے ایک الفاظ ہیں اور ایک معنی ہیں۔ حدیث ہیں اس کے ایک الفاظ ہیں اور اور ایک معنی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے دو گروہ کھڑے کئے۔ ایک محدثین کا گروہ کھڑا کیا۔ اور ایک فقہاء کا گروہ کھڑا کیا۔ محدثین نے الفاظ حدیث کی حفاظت کی اور الفاظ شریعت کو امت تک پہنچایا۔ اور فقہا نے معانی شریعت کو سمجھایا۔

اللہ تعالیٰ نے ابو حنیفہؒ کے قلب میں القاء کیا کہ تو نبی کی شریعت کے معانی کو سمجھا تو ابو حنیفہؒ کی تیس پینتیس برس کی عمر تھی۔ ابو حنیفہؒ کے حلقۂ درس میں چالیس علماء تھے جن میں اولیاء بھی تھے۔ محدث بھی تھے۔ صوفی بھی تھے فقہا بھی اور اذکیا بھی تھے۔ سب کو جمع کر کے اس علم فقہ کو مدون کیا۔ امام طحاوی نے نقل کیا۔ کہ چالیس آدمیوں کی مجلس تھی اس میں امام ابو یوسف امام محمد بن حسن امام زفر امام حسن ابن زیاد بھی شامل تھے۔ امام ابو یوسف امام احمد بن حنبلؒ کے استاد ہیں۔ اور امام محمد، یحییٰ بن معین کے استاد ہیں۔ احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ امام بخاریؒ کے استادوں سے تھے۔ امام محمد جو کتاب لکھتے تھے اسکو یحییٰ بن معین قلمبند کرتے تھے اور لکھتے تھے۔

امام شافعیؒ امام محمد کے شاگرد ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں رہے امام محمد۔ امام ابو حنیفہؒ کے انتقال کے بعد امام مالک کی خدمت میں پہنچے۔ غرض امام ابو حنیفہؒ نے چالیس علماء کی مجلس میں فقہ کو مدون کیا ——— ابواب فقہیہ کتاب الطہارۃ سے لیکر کے آخر تک اور یہ تدوین۔

کیا علم فقہ کو بعد میں ۔ اور فقہ اکبر اور فقہ اوسط یہ ابوحنیفہ کے رسالے ہیں جنکو املار کرایا ابوحنیفہ نے مدوّن کرایا ۔ جہمیہ معتزلہ اور خارجہ کے رد میں ۔ تو علم کلام کو مدوّن کرنے والے سب سے پہلے ابوحنیفہ ہیں اور علم فقہ کو مدوّن کرنے والے ابوحنیفہؒ ہیں ــــــ شیخ جلال الدین السیوطی کا ایک رسالہ ہے تبییض الصحیفہ فی مناقب امام ابی حنیفہ اس میں لکھا ہے کہ امام مالکؒ نے مؤطا امام مالک اور سب سے پہلے شریعت کا علم امام ابوحنیفہؒ نے مدوّن کیا اور امام مالک نے امام ابوحنیفہؒ کی فقہ کو دیکھ کر کے موطار لکھا ہے ۔ اور اس کے بعد امام شافعیؒ آئے اور امام شافعیؒ نے ابوحنیفہؒ کی فقہ کو اور امام مالک کے مؤطا کو دیکھ کر فقہ کی بنیاد قائم کی ۔ تو ابوحنیفہؒ کی فقہ سے استفادہ کرنے والے امام مالک بھی ہیں ۔ اور امام شافعیؒ بھی ہیں ۔ اور احمد بن حنبل بھی ہیں ۔ تو ابوحنیفہؒ نے علم فقہ کو اور علم کلام کو مدوّن کیا ۔

ایک دن بادشاہ وقت نے ارادہ کیا کہ علمار کو قاضی بناؤں تو مسعر بن کدام اور امام ابوحنیفہؒ اور سفیان ثوری اور قاضی شریک ، یہ چاروں دوست تھے آپس میں ان کے نام گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو گئے ، کہ ان کو پکڑ کے لاؤ ، یہ بھاگے پھرتے تھے ۔ تو ایک دن تنہائی میں یہ چاروں دوست جمع ہوئے اور کہا کہ بھائی کیا صورت کریں خلاصی کی ۔ تو ابوحنیفہؒ نے کہا کہ میں اپنا تخمینہ بتلائے دیتا ہوں کہ ہو گا کیا تمہارا ۔؟ فرمایا کہ میں تو مصیبت میں مبتلا ہوں گا ۔ اور کہا کہ یہ مسعر بن کدام چھوٹ کر آجائے گا عہدۂ قضا کی تکلیف سے ۔ اور سفیان روپوش ہو جائے گا ۔ اور یہ قاضی شریک قاضی بنے گا ۔ ابوحنیفہؒ کو بلایا بادشاہ نے کہا کہ آپ عہدۂ قضا کو قبول کر لیجئے ۔ فرمایا کہ میں اہل نہیں ہوں تو بادشاہ نے کہا آپ اس کے اہل ہیں ۔ آپ کو قبول کرنا پڑے گا ۔ امام ابوحنیفہؒ نے کہا خدا کی قسم میں قبول نہیں کروں گا ، بادشاہ کو کہا کہ اگر میں اپنی بات میں سچا ہوں کہ میں اہل نہیں ہوں ، تب تو مجھے رہا کر دیجئے اور اگر میں جھوٹا ہوں تو جھوٹا آدمی عہدۂ قضار کے قابل نہیں ، مجھے کیوں قاضی بناتے ہو ۔ بالآخر ابوحنیفہ کو جیل خانہ میں ڈال دیا گیا ۔ اور سفیان ثوری روپوش ہو گئے ۔ مسعر بن کدام کو بلایا گیا یہ بھی بڑے عابد و زاہد تھے اور ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے تھے ۔ اور دوستوں میں سے بھی تھے ۔ اور بخاری میں ان سے روائتیں ہیں مسعر بن کدام کی ۔ تو ان کے تذکرہ میں ہے کہ مسعر بن کدام کو جب بادشاہ نے بلایا تو کہا : السلام علیکم یا امیرالمومنین ۔ انہوں نے کہا وعلیکم السلام ۔ اس کے بعد پوچھا : کیف حالک ۔ امیرالمومنین کا مزاج کیسا ہے ۔؟ انہوں نے کہا : بحمد اللہ انا بخیر ۔ الحمدللہ میں خیریت سے ہوں ۔ پھر پوچھا : کیف حال دوابک وحمیرک ۔ آپ کے اصطبل کے

گھوڑوں اور خچروں کا کیسا مزاج ہے ۔ یہ جو سوال کیا بادشاہ کو غصہ آیا، اس نے کہا ھذا مجنون اخرجوہ ۔ اس دیوانے کو باہر نکال دو ۔ ان کو جب باہر نکال دیا تو کہنے لگے ذلک ما کنا نبغ ۔ میری تمنا یہی تھی کہ مجھے نکال دیا جائے ۔ یہ بھاگ گئے وہاں سے ۔ تو یہ علم ہے علماء اہل سنت والجماعت کا۔ اولیاء تھے، اتقیاء تھے، اور عباد و زہاد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے علم کو ہم تک پہنچایا۔ اب یہ ہمارے مدرسوں میں جو علم پڑھایا جاتا ہے یہ انہی ائمہ مجتہدین کا علم پڑھایا جا رہا ہے۔ بعض لوگ تنقید کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کا کہیں نام آیا ہے کسی حدیث میں۔ کہ تم ابوحنیفہ کی تقلید کرتے ہو، تو جواب اس کا یہ ہے کہ امام بخاری کا نام اور امام مسلم کا نام بھی تو کسی حدیث میں نہیں آیا ہے کہ تم بخاری کی کتاب کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ مانتے ہو ۔ جواب یہ ہے کہ امت کے صلحاء و علماء نے قبول کیا اس کتاب کو اس لئے ہم نے اس کو اصح الکتب مان لیا۔ تو امت کی تلقی بالقبول یہ بھی ایک دلیل ہے۔ تو جیسے علماء و صالحین نے اس کتاب کو قبول کر لیا ایسے ہی ابوحنیفہؒ مالکؒ اور شافعیؒ کو بھی قبول کر لیا۔ اور ان کی تلقی یہ بھی امت متفق ہو گئی ــــــ اور جامع ترمذیؒ میں حدیث گذر رہی تھی شاہ صاحب کے درس میں، آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کی امتوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ اور اسی صفیں میری امت کی ہوں گی ۔ اور فرمایا : وَاَنَا اَکْثَرُھُمْ تَابِعًا۔ سب سے زیادہ اتباع کرنے والے اور پیرو میرے ہوں گے، یعنی ایک سو بیس میں سے دو تہائی نبی کریمؐ کے پیرو ہوں گے ۔ اور ایک تہائی باقی انبیاء کے پیرو ہوں گے ۔ تو شاہ صاحب فرمانے لگے یہی حال ہے امام ابوحنیفہ کے ساتھ اللہ کا ــــــ کہ امت محمدیہ میں سے دو تہائی امت محمدیہ ابوحنیفہ کے پیرو ہیں۔ اور ایک تہائی کے اندر مالک و شافعی و احمد بن حنبل سب شریک ہیں۔

ــــــ تو بھائی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ علم ہم تک پہنچایا ہے۔ اور یہ مدرسے جو ہیں دین کے ان میں ان صحابہ و تابعین کا علم پڑھایا جاتا ہے ۔ اب اس سے آگے ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ تمام ائمہ مجتہدین کا اور محدثین کا اتفاق یہ ہے کہ صحابہؓ کے دائرہ سے باہر جانا جائز نہیں ۔ اگر صحابہؓ میں اتفاق ہو گیا ہے۔ تو ان کے اتفاق پر عمل کرنا واجب اور ضروری ہو گا ــــــ یہ صحابہؓ اور تابعین شارح ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مجددؒ صاحب کا کلام عارفانہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کنتم خیر امۃ ۔ تو اس امت محمدیہ کو خیر الامم فرمایا تو کہا کہ حضور خیر الانبیاء ہیں۔ آپ تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں اور محمدیہ کمالات امم کی جامع ہے۔ اور جس نے حضور اکرمؐ پر ایمان قبول فرمایا اس نے گویا کل پیغمبروں پر ایمان لایا ۔ اب اس کا نتیجہ فرماتے ہیں کہ جس نے حضور اور آپ کی شریعت

کا انکار کیا وہ بدترین کافر ہے، اس نے گویا کل انبیاء کا انکار کیا تو ائمہ اربعہ کے مذاہب پر عمل کرنے کے اندر کل شریعت پر عمل ہے اور کل انبیاء کی اتباع ہے اور کل انبیاء کی انوار و برکات اس میں شامل ہیں۔ تو بھائی اپنے احباب کو نصیحت کرتا ہوں اور وصیت، کہ یہ علم جو اللہ نے تم کو اس مدرسہ کی برکت سے عطا کیا یہ خلاصہ ہے کل انبیاء کے علوم کا اور خلاصہ ہے علم کے شریعت کے

اور جہاں تک ہو سکے صحابہؓ کے دائرہ سے باہر مت جائیے، جتنے لوگ فقہ کے منکر ہیں۔ امام بخاری کے تو قائل ہیں۔ میں تمہیں بخاری ہی کی مثال پیش کئے دیتا ہوں۔ امام بخاری کا طریقہ ہے کہ ترجمہ الباب قائم کریں گے۔ اور اس کے بعد صحابہ اور تابعین کے اقوال نقل کریں گے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان حضرات نے دین کو کس طرح سمجھا ہوا ہے۔ تو بخاری کے تمام تراجم ان صحابہؓ کے اقوال سے بھرے پڑے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ صحابہؓ اور تابعین کے اقوال کے بغیر کوئی دین نہیں سمجھ سکتا اور علماء کا اتفاق ہے کہ چھ کتابیں حدیث کی سب میں سے زیادہ معتبر ہیں اس طریقے سے علماء امت کا اتفاق ہو گیا۔ کہ قابل تقلید چار امام ہیں اور پانچواں امام نہیں ہے۔ علماء نے کتابوں میں لکھا ہے کہ ائمہ اربعہ کے بعد امام ابن جریر طبری نے دعوہ کیا اجتہاد کا۔ مگر لوگوں نے انکی اتباع اور پیروی نہیں کی، امام بخاری کے متعلق اختلاف ہے علماء کا کہ یہ مقلد تھے یا مجتہد تھے بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ مقلد تھے۔ امام شافعیؒ کے اور بعض کہتے ہیں کہ مجتہد تھے۔ مان لو کہ مجتہد تھے تو سوال یہ ہے کہ مجتہد تو تھے جیسے سفیان ثوری اور عبداللہ ابن مبارک تھے۔ مگر ان سب کا مذہب کتابوں کے اندر نقل نہیں ہوتا اور ائمہ اربعہ کا ہوتا ہے اور نہ کوئی دنیا میں ان کا پیرو موجود ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ معانی حدیث کے امام ابو حنیفہ اور مالک سے سمجھتے ہیں اور الفاظ حدیث محدثین سے۔ جامع ترمذی کتاب الجنائز میں ہے: الفقہاء ھم اعرف بمعانی الحدیث۔ (یعنی فقہاء معانی حدیث کو زیادہ سمجھتے ہیں۔)

حضرت شیخ الہندؒ نے ایک لفظ فرمایا بہت عجیب۔ قرآن میں ہے: اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ تو فرمایا کہ شریعت دو چیزوں کا نام ہے ایک الفاظ اور ایک معنیٰ کا۔ تو فرمایا مقصود معنی ہے اور الفاظ مقصود کا ذریعہ ہیں اور کہا کہ اطاعت مقصود ہے۔ اور وہ معنی پر عمل کرنے سے ہوتی ہے۔ اور معنی سے سمجھی جاتی ہے ــــ جو فقہاء نے سمجھا ہے اس لئے ان کا اتباع کرنا ہوگا۔ اور جو الفاظ روایت کرتا ہے ان کا اتباع نہیں کرنا ہوگا۔ ایک شخص جلالین پڑھاتا ہے عالم ہے باضابطہ۔ اور حافظ قرآن نہیں اور ایک حافظ قرآن ہے مگر وہ شرح جامی اور مختصر پڑھا ہوا نہیں۔ ایک شخص قاری ہے سبعہ کا بلکہ عشرہ کا۔ مگر قرآن کی تفسیر سے واقف نہیں تو معانی کو جو زیادہ جانتا ہو۔ تو معنی

کے بارہ میں اس کا قول معتبر ہوگا یا بخاری کا ؟ تو ابوحنیفہ کا قول معتبر ہوگا اور امام بخاری وغیرہ کا قول ان کے مقابلے میں معتبر نہ ہوگا - اور یہ سب حضرات جو ہیں امام بخاری وغیرہ ، یہ شاگرد ہیں احمد بن حنبل اور یحیٰ ابن معین کے - اور وہ ابوحنیفہ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں اور امام شافعیؒ شاگرد ہیں محمد بن الحسن کے ، اس لئے یہ تو ہمارا علمی احسان ہوا کہ یہ حکومت ہے دنیا کے اندر تو یہ خلفائے راشدین کی بدولت ہے ، تو اہل سنت والجماعت کو یہ نعمت عطا فرمائی کہ دین بھی دیا اور حکومت بھی ، اور بغیر اہل سنت کے حکومت کا نام و نشان نہیں - ابوبکر ، عمر ، عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانے میں تمام علاقے فتح ہوئے اور حضرت علی کے زمانہ میں کوئی علاقہ فتح نہیں ہوا - ایک دفعہ میں نے وعظ میں کہا کہ یہ شیعہ لوگ حضرت عمر پہ باغ فدک کا اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے فدک چھین لیا - میں نے کہا کہ باغ تو تھا بہت سے بہت دو میل کا ہوگا ہزار دو ہزار درخت ہوں گے - قیمت دو لاکھ ، ۲ لاکھ لگاؤں مگر یہ بتاؤ کہ یہ جو ایران ہے یہ کس کا فتح کیا ہوا ہے - عمر ہی کا تو فتح کیا ہوا ہے جسکی روٹیاں کھا رہے ہو - اب بھی قیمت ادا ہوتی یا نہیں - ہمارے ایک دوست بیان کیا کرتے تھے جوان انتقال کر گئے کہ میرے ایک بھینس تھی جس کا دودھ میں ایک بڑی بی کو باقاعدہ بھیجا کرتا تھا - اس کے پڑوسی نے بیان کیا کہ یہ بڑی بی ہر رات کو اٹھتی ہے تہجد کو اور تمہارے لئے بد دعا کرتی ہے ہاتھ پھیلا کر تو اسے یقین نہ آیا کہ میرا قصور کیا ہے کہ میرے لئے یہ بد دعا کرتی ہے تو اس نے کہا کہ میرا کوٹھا اور بڑی بی کی چھت ملی ہوئی ہے ، رات کو آکر میرے پاس رہو میں تجھے اسکی بد دعا بتلا دوں گا - وہ رات کو سویا تہجد پڑھ کر بڑی بی نے ہاتھ پھیلا کر بد دعا کی ، دودھ والے اور اسکی بھینسوں کو - اس کو یقین آ گیا کہ یہ میرے لئے بد دعا کرتی ہے - اگلے دن اسکی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اماں میں نے سنا ہے کہ آپ میرے لئے بد دعا کرتی ہیں - تو بڑی بی نے بے تکلف کہا ہاں میں تیرے لئے بد دعا کرتی ہوں - اس نے پوچھا آخر میرا قصور کیا ہے میں تو ہر روز دودھ ہدیۃً بھیجتا ہوں - تو کہا تیرا قصور یہی ہے کہ تیرے پاس بھینس ہے - اور میرے پاس نہیں - تو حضرات شیعہ ابوبکر عمر کو اس لئے کوستے ہیں کہ انہیں کا دودھ پیتے ہیں اور انہیں کو بد دعا دیتے ہیں - تو علم جو ہے دنیا میں وہ بھی اہل سنت والجماعت کی بنا پر ہے اور حکومت بھی ــــــــ پاکستان میں جو حکومت ہے ، ترکستان میں حکومت ہے - اور یہ ایران تو بعد میں اس کے اندر کوئی بادشاہ ہو گیا ہے اصل میں یہ حضرت عمر کا فتح کیا ہوا ہے - تو اب میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اہل سنت والجماعت کے مسلک پر قائم کرا دے - و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -